محمد ذکوان ندوی

عالمی مذاہب پارلیمان

۱۹؍ ستمبر ۲۰۱۸ء کو ''راما کرشنا مشن ہوم آف سروسز'' کی طرف سے بنارس ہندو یونیورسٹی (یوپی) کی فیکلٹی آف ایجوکیشن (چانکیا آڈیٹوریم) میں ایک پروگرام تھا۔ یہ پروگرام امریکا (۱۸۹۳ء) میں ہونے والے عالمی مذاہب پارلیمان (world parliament of religions) کی ۱۲۵ ویں سالگرہ کے طور پر کیا گیا۔ اِس میں مختلف مذاہب کے علما کو مدعو کیا تھا۔ اُس کی دعوت پر میں نے اسلام کے نمایندہ کی حیثیت سے اِس میں شرکت کی۔ دعوت نامے میں یہ الفاظ درج تھے:

"R. M. Mission has the pleasure of cordially inviting you to represent Islam at the Inter-Faith Meet....."

یہ سفر اپنے چند احباب حافظ محمد سلمان نوری، محمد نسیم عمری، محمد معاویہ سلمان عمری اور انجینئر موحد ندیم کے ساتھ ہوا۔ بنارس میں ہمارا قیام مشن کے وسیع کیمپس کے گیسٹ ہاؤس میں تھا، جو بہت سادہ اور پر فضا تھا۔ ہم لوگ ۱۹؍ ستمبر ۲۰۱۸ء کی صبح کو بہ ذریعۂ کار لکھنؤ سے بنارس کے لیے روانہ ہوئے اور ۲۰؍ ستمبر کی شام کو واپسی ہوئی۔ ذیل میں پروگرام کی ایک مختصر روداد درج کی جا رہی ہے۔

یہاں گفتگو کے لیے جو عنوان مجھے دیا گیا تھا، وہ تھا: ''امن اور ہم آہنگی: اسلام کی روشنی میں'' Harmony and Peace and not Dissension: According to Islam۔

اِس موضوع پر میں نے آدھ گھنٹے کا خطاب کیا۔ اِس میں اسلام کی فطری تعلیمات کو سادہ اور واقعاتی اسلوب میں پیش کیا گیا۔ اِس گفتگو کا خلاصہ یہاں درج کیا جاتا ہے:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

میں نے کہا کہ اسلام کوئی نیا دین نہیں، بلکہ وہ خدا کی طرف سے الہام کردہ ادیان کا آخری اور محفوظ ایڈیشن ہے۔اِسی طرح قرآن دین خداوندی کی پہلی کتاب نہیں، بلکہ وہ دین کی آخری کتاب ہے۔ایسی حالت میں، مذاہب کی صداقت پر یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ الہامی صحائف کی حیثیت سے موجود قرآن سے پہلے کی کتابوں (تورات، انجیل اور وید، وغیرہ) پر اُن کی نظر ہو۔ مسلم علما کو چاہیے کہ وہ اِن صحائف کو پڑھیں۔اِسی طرح دیگر اہل مذاہب کے لیے ضروری ہے کہ وہ گہرائی کے ساتھ قرآن کا مطالعہ کریں۔اِس طرح دونوں کے لیے ممکن ہو گا کہ وہ ایک دوسرے کو سمجھیں اور کسی ایک خول میں محدود ہونے کے بجاے الہامی ادیان کے ابدی تسلسل کا حصہ بن سکیں۔

تمام الہامی مذاہب کو ماننے والے ہمارے اپنے بھائی ہیں۔ ہمارے اور اُن کے مابین اصلاً اشتراک کا رشتہ ہے، نہ کہ اختلاف کا۔ یہ سب انسان ہیں اور انسان ہونے کی نسبت سے ہمارے نزدیک وہ یکساں طور پر ہم دردی اور احترام کا درجہ رکھتے ہیں۔ اِس ابدی انسانی رشتے کا شعور نہ ہونے کی بنا پر آج ہم 'انسانیت' پر خود ساختہ گروہوں کو ترجیح دے رہے ہیں۔اِسی غیر حقیقت پسندانہ ذہن کا یہ نتیجہ ہے کہ آج خدا کی بنائی ہوئی 'مورتیاں' (انسان) ہر جگہ توڑی جا رہی ہیں، مگر خود انسان کے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی مورتیوں کو عقیدت اور سمّان دیا جا رہا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اسلام کا خلاصہ بتاتے ہوئے میں نے کہا کہ تقویٰ اور خیر خواہی اسلامی تعلیمات کی بنیاد ہے۔ اسلام خدا سے ڈرنے اور انسانوں کے ساتھ حسن اخلاق کا طریقہ اختیار کرنے کا نام ہے۔ رسول اور اصحاب رسول کے واقعات کی روشنی میں اِس معاملے کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی گئی۔

ایک بات میں نے یہ کہی کہ انسانی سماج میں امن اور ہم آہنگی کا قیام صرف دو بنیادوں پر ممکن ہے: وحدت الٰہ اور وحدت آدم۔ وحدت الٰہ کا مطلب خدا کو اُس کی ذات اور صفات کے اعتبار سے ایک ماننا ہے، یعنی یہ کہ اِس کائنات کا خالق اور مالک صرف ایک خدا ہے۔ عالم خلق و امر کا یہ پورا کارخانہ اُسی کے حکم اور اُسی کی حکمت و قدرت کے تحت چل رہا ہے۔اِس کائنات میں نہ دوسرا کوئی خدا ہے اور نہ اُس کے سوا کوئی اور ذات دعا و پرستش کے لائق قرار پا سکتی ہے۔

اِس سلسلے میں دوسری بنیاد وحدت آدم کا تصور ہے۔اِس کے مطابق، تمام مرد اور عورت ایک ماں اور باپ (آدم و حوا) کی اولاد ہیں۔ تمام مرد اور عورت باہم ایک دوسرے کے لیے خونی بھائی (blood brothers)

اور خونی بہن (blood sisters) کی حیثیت رکھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وحدت آدم، وحدت اللہ سے الگ کوئی چیز نہیں۔ وحدت اللہ کے حقیقی تصور میں اپنے آپ وحدت آدم کا آفاقی تصور شامل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا کو ایک ماننے کے بعد خدا کے بندوں کے مابین تفریق کا نظریہ سرے سے اپنی بنیاد کھو دیتا ہے۔

یہ پروگرام معروف مفکر سوامی وِویکانند[1] (وفات: ۱۹۰۲ء) کے مشن کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اِس لیے یہاں سوامی وویکانند کے بعض اقوال وواقعات کی روشنی میں اسلام سے متعلق اُن کے نقطۂ نظر پر بھی گفتگو کی گئی۔ مثلاً ایک بات یہ کہی کہ سوامی وویکانند کے نزدیک، یہ ایک بے اصل پروپیگنڈا ہے کہ قدیم زمانے میں یہاں ہندو قوم کو تلوار کے زور پر اسلام میں داخل کیا گیا:

It is nonsense to say, they were converted to Islam by sword.[2]

میں نے کہا کہ سوامی وویکانند کے نزدیک، ہندو قوم 'ویدانتا برین'[3] (Vedanta Brain) میں یقین رکھتی ہے۔ ایسی حالت میں اُس کے متعلق اِس قسم کا نظریہ سرتاسر لغو ہے۔ اِس طرح کی ایک قوم کے ذہن کو صرف آئیڈیالوجی کے زور پر ایڈریس کیا جا سکتا ہے، نہ کہ تلوار کے زور پر۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

پروگرام کے بعض شرکا نے بعد میں مجھ سے کہا کہ اِس عالمی مذاہب پارلیمان میں اسلام سب پر چھا گیا۔ لوگوں نے بہت سنجیدگی کے ساتھ اسلام کی باتیں سنیں اور اسلام کے سیشن پر سب سے زیادہ مثبت رسپانس دیا گیا۔ میں نے کہا کہ اسلام دین فطرت ہے اور یہ اُسی کا کرشمہ ہے۔

لکھنؤ سے ہم لوگ گڈورڈ بکس (نئی دہلی) کا ہندی ترجمۂ قرآن (پوتر قرآن) اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ میری درخواست پر منتظمین نے اُس کو نہایت ادب واحترام کے ساتھ حاضرین تک پہنچایا۔ اِس کی شکل یہ تھی کہ یونیورسٹی کی ایک خاتون نہایت خوب صورت ٹرے میں ترجمۂ قرآن کے نسخے اٹھائے ہوئے تھیں اور ایک دوسرے سینئر فیلو اُسے آڈیٹوریم میں بیٹھے ہوئے لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ پروگرام کے بعد 'کاشی' (بنارس)

۱۔ سوامی وویکانند کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو فرانسیسی مصنف رومین رولانڈ کی درج ذیل کتاب: The Life of Vivekananda, by Romain Rolland۔

2. Religion, Conflict and Reconciliation, by Jerald D. Gort, Henry Jansen, H. M. Vroom, page 48.

3. Letters of Swami Vivekananda, Edited by Swami Vipulananda, page 380.

کے اِن تمام باشندوں کے ہاتھ میں ''پوتر قرآن'' کے خوب صورت نسخے موجود تھے۔ اِس منظر کو دیکھ کر ایسا محسوس ہورہا تھا، جیسے کاشی کی اِس سر زمین پر قرآن کا جشن منایا جارہا ہو، جیسے وید اور قرآن نے یہاں ایک ابدی سنگم کی صورت اختیار کرلی ہو۔

بعد میں یونیورسٹی کے طلبہ و اساتذہ اور سوامی حضرات نے مل کر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کو پڑھنے کی ہماری دیرینہ آرزو آج پوری ہو رہی ہے۔ میں نے کہا کہ قرآن انسانوں کے پروردگار کی طرف سے اُن کے نام بھیجا ہوا ایک سب سے زیادہ قیمتی تحفہ ہے۔ قرآن مسلمانوں یا کسی ایک گروہ کی کتاب نہیں، وہ انسانوں کے خالق اور مالک کی طرف سے تمام انسانوں کے نام زندگی کا ایک پیغام ہے، جس میں اُن کے لیے ہدایت اور فلاح کا ابدی راستہ کھولا گیا ہے۔

[لکھنؤ، ۵/ اکتوبر ۲۰۱۸ء]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com